33795 ۔ حج کی قربانی مکہ کے علاوہ کہیں اورذبح کرنے کا حکم

سوال

بعض حجاج کرام کچھ خیراتی اداروں کوپیسے جمع کراتے ہیں جوقربانی ذبح کرکے زمین کے مشرق ومغرب میں گوشت تقسیم کرنے کی ذمہ داری لیتے ہیں ، تواس عمل کا حکم کیا ہے اللہ تعالی آپ کوجزائے خیرعطا فرمائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یہ سوال فضیلۃ الشیخ محمد ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کے سامنے پیش کیا گیاتوان کا جواب تھا :

"یہ عمل غلط اوراللہ تعالی کی شریعت کے مخالف اوراللہ عزوجل کے بندوں کودھوکہ دینا ہے ، وہ اس لیے کہ حج کی قربانی ذبح کرنے کی جگہ تومکہ مکرمہ ہے جیسے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حج کی قربانی مکہ میں ذبح کی،نہ تواسے مدینہ میں اورنہ ہی کسی اوراسلامی ملک میں ذبح کیا ، اورعلماء کرام نے اسے بیان کرتے ہوئے وضاحت سے کہا ہے کہ :

"حج تمتع اورحج قران اورواجب کی قربانی (یعنی واجب عمل ترک کرنے پرلازم ہونے والا دم) مکہ میں ذبح کرنا واجب ہے "

اوراللہ سبحانہ وتعالی نےاسے شکارکرنے کی سزا میں واضح بیان فرمایا ہے :

(یحکم به ذوا عدل منكم هديا بالغ الكعبة (

ترجمہ: اس کا فیصلہ تم میں سے دو عادل آدمی کرینگے وہ فدیہ کعبہ تک پہنچایا جائے ۔

لہذا شریعت میں جوچیز کسی خاص جگہ کے لیے متعین کردی گئی ہو اسے کسی اورجگہ منتقل کرنا جائز نہیں ہے ، بلکہ اسکو وہیں ادا کرنا واجب ہے ، تواس طرح حج کی قربانیاں مکہ میں ہی ہونگی اوروہاں کے فقراء میں ہی تقسیم کرنا ہونگی ، اوراگربالفرض مکہ میں کوئی قربانی کا گوشت لینے والا نہیں ہے، یہ مفروضہ ہوسکتا ہے کہ ناممکن ہو، کیونکہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ قربانی مکہ میں ذبح کی جائے اوراس کا گوشت دوسرے مسلمان ممالک میں محتاجوں کوپہنچادیا جائے ، اس میں بھی قریب ترین کاخیال رکھنا ہوگا سب سے پہلے قریبی ملک اورزیادہ ضرورت

مندکوترجیح دی جائے گی اوربعد میں دوسروں کو" .